السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کہتی ہے میں اپنی بلوغت کے آغاز میں تین سال تک رمضان میں اپنے گھر والوں کے سامنے روزہ رکھتی اورچھپ کر افطار کرلیتی۔شادی کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی واجب میں نے ان مہینوں کے روزوں کی قضا کا ارادہ کیا تو میرے خاوند نے مجھے کہا : توبہ ماقبل کی خطاؤں کو مٹا دیتی ہے اور تو اپنے روزوں کے ساتھ مجھے اور میرے بچوں کو فراموش کرنا چاہتی ہو تو کیا مجھ پر روزے رکھنے لازم ہیں یا میں ایک سو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب یہ عورت سرے سے روزہ نہ رکھتی تو اسے قضا کرنا فائدہ نہ دیتا کیونکہ ہمارے ہاں ایک اہم قاعدہ ہے۔

"بلاشبہ جن عبادات کے اوقات مقرر ہیں جب انسان ان کو بلا عذر وقت سے ٹال دے تو وہ عبادات اس سے قبول نہیں کی جاتیں۔"

اوراس قاعدے کی بنیاد پر اگر اس عورت نے سرے سے روزہ نہیں رکھا تو اس پر قضا کرنا لازم نہیں اوراس کا توبہ کرنا ماقبل کی غلطیوں کو مٹا دے گا۔

اوراگر وہ روزہ تو رکھتی تھی لیکن دن کے وقت افطار کردیتی تھی تو اس کے ذمہ قضا لازم ہے اوراس کے خاوند کو اس سے منع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ روزوں کی قضا کرنا واجب ہے اور شوہر کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو (روزوں کی واجب قضا کرنے سے منع کرے۔(فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کےلیے صرف

صفحہ نمبر 273

محدث فتویٰ